NPA DOC NO 0026
Dated:22/09/2019

آسام میں 'NRC ' کا بحران

اور

گودی قیادت کا مذموم رویّہ

ناظم الدین فاروقی

(سینیر کالمنویس، اسکالر، تجزیہ نگار، سماجی جہد کار)

آسام میں 'NRC' کا حوّا اور مسئلہ شروع ہی سے بے بنیاد مفروضوں اور بناوٹی سیاسی تصوّر ' False Concept' پر کھڑا کیا گیا تھا۔ کانگریس نے آسام میں طویل عرصے تک حکومت کی۔ پھر بھی ریاستی فرقہ پرست تحریکات اور جماعتوں کی مضبوط گرفت رہی، یہی وجہ تھی کہ 'کانگریس' بار بار آسام گنا پریشد اور 'AASU' آل آسام اسٹوڈنٹس یونین و دیگر 'RSS ' سے ملحقہ تنظیمات کے مطالبات کو ماننے اور نظریات اپنانے میں کبھی عدم لدچسپی کا شکار نہیں ہوئی۔ ایک جھوٹا الزام بنگالی اقلیتوں پر یہ لگا یا جاتا رہا کہ ایک کروڑ سے زیادہ بنگالی غیر قانونی طور پر آسام میں گھس آئے ہیں۔ اسکے خلاف قانونی کاروائیوں کی ابتداء 1951 میں ہوئے، پھر 1967 اور بعد میں 14 مارچ 1971 کو سقوط ڈھاکہ کو حتمی تاریخ قرار دیا گیا۔ حکومت ہند نے اس سے پہلے احکامات جاری کئیے کہ جس کے بھی باپ، دادا، آسام میں غیر قانونی طور پر گھس آئے تھے ان کی ہندوستانی شہریت کو بحال رکھا جائیگا۔ آسام گنا پریشد اور ' AASU' کے اس پر زبردست احتجاج ہوتے رہے۔ حکومت کو دھمکیاں دی جاتی رہیں کہ اگر فلاں حتمی تاریخ تک اگر 'NRC' کا عمل تیز نہیں کیا جائے گا تو بڑے پیمانے پر ریاست میں خون خرابہ ہو گا۔ 'RSS' کے ملحقہ تنظیموں نے ملکر

18 فروری 1981 کو 'نیلی' میں مسلمانوں کا بھیانک قتل عام کیا۔ حکومت کے اعداد و شمار کے مطابق صبح صرف 6 گھنٹوں کے درمیان 3 ہزار لوگوں کا قتل عام ہوا۔ لیکن غیر سرکاری مصدقہ اطلاعات کے مطابق 8 ہزار سے زیادہ مسلمان اس خون ریز فساد میں بے قصور و بے دریغ قتل کر دیئے گئے۔ 650 افراد پر فساد و قتل عام کا فرد جرم عائد ہوا۔ بعد میں 300 افراد کو عدم ثبوت کی بنیاد پر رہا کر دیا گیا۔ 'نیلی' فسادات پر حکومت آسام نے ایک تیواری تحقیقاتی کمیشن قائم کیا تھا۔ کمیشن کی رپورٹ 3 سال بعد تیار ہوئی۔ اسمبلی میں خوب ہنگاموں کے باوجود 'تیواری کمیشن' رپورٹ کو اسمبلی میں پیش نہیں گیا۔ اسکے بعد اسے کوڑے دان میں ڈال دیا گیا۔ کانگریس کی فرقہ پرستوں کے ساتھ ملی بھگت تھی۔ اس کے بھیانک سیاسی اثرات کو دیکھتے ہوئے بعد میں اس وقت کے وزیر اعظم 'راجیو گاندھی' نے پارلیمنٹ میں 'Illegal Migrant Detection Tribunal ' IMDT1983 'ایکٹ پارلیمنٹ میں بنایا۔ جس سے آسامی فرقہ پرست تنظیموں کو زبردست حوصلہ ملا۔ ایک جانب بنگالی اقلیت دوسرے جانب آسامیوں کے ووٹ بنک کو 'کانگریس' چھوڑنا نہیں چاہتی تھی۔ سیاسی توازن برقرار رکھنے کیلیےء بعض بنگالیوں کے جائز شہری اور بنیادی حقوق کی پامالی کی جاتی رہی۔ مٹّھی بھر بنگالی، مذہبی، سیاسی اور سماجی و تجارتی حلقہ ہمیشہ اقتدار میں جو سیاسی جماعت رہی اسکی غلامی اور خدمت میں رہا۔ 60 لاکھ سے زیادہ بنگالی اقلیت کو آج تک بھی تختہ مشق بنایا جا رہا ہے۔ ایک حیوانوں کا ریوڑ ہے جسے چاروں طرف سے بڑی بے رحمی سے ہانگا جا رہا ہے، سارے ملک کی توجہ مبذول کرنے اور، اپنے معاندانہ مخالف بنگالی و مسلم اقلیت پالیسی روبہ عمل لانے کے لیےء طرح طرح کے خوبصورت عنوانات کو 'NRC ' جیسے ناکام غلطیوں، اور عالمی حقوق انسانی کے چارٹر کی مخالفت کرتے ہوئے ایک ناکام ریاستی قانون بنا کر باضابطہ منصوبہ بند طریقہ سے انسانی بحران پیدا کیا گیا ہے۔ موجودہ چیف منسٹر سربنند اسونوال نے 'NRC' کے عمل کو تیز کرنے کیلیےء سپریم کورٹ میں درخواست داخل کی تھی۔ اسکے بعد سپریم کورٹ کی جانب سے ریاستی حکومت اور مرکزی حکومت کو پابند کیا گیا کہ وہ جلد از جلد ' NRC' کے عمل کا نفاذ شروع کر دے۔ 2013 کے بعد سے سپریم کورٹ کے حکم پر کانگریس حکومت نے آسام کی ریاستی حکومت، آسام گنا پریشد، آل آسام اسٹوڈنٹس یونین اور مرکزی حکومت کے نمائندوں پر مشتمل ایک بااختیار کمیٹی تشکیل دی۔ پہلے مرحلے میں 600 کروڑ روپیہء اور 25،000 ہزار ملازمین مختص کیئے گئے جسکے مطابق قانون سازی اور پالیسی تیار کی گئی اس پورے دورانیہ 'Process ' سے بنگالیوں کو بہت دور رکھا گیا۔ اصل میں جو اس

مسئلہ کے اہم فریق اور شریک ہیں قانون کے مطابق انہیں بھی اتنا ہی حق ہے جتنا دوسرے آسامی شہریوں کا ہے۔ بنگالی اقلیت میں مسلمانوں کی تعداد اکثریت میں ہے اسی لیےء انہیں اس مفروضہ کے تحت کے وہ گھس پیٹھیےء ہیں اور ' Illegal Immigrants 'ہیں، قرار دے کر یہ سارا قضیہ کھڑا کیا گیا۔

ملّی سیاسی، مذہبی، سماجی قیادت کا افسوسناک رول آسام، ملک کی دوسری اہم بڑی ریاست ہے جہاں بنگال کے بعد مسلمانوں کی بڑی تعداد ہے۔ بنگال میں ساڑھے تین کروڑ مسلمان اور آسام میں تقریبا ایک کروڑ 20 لاکھ ہیں۔ جن میں لگ بھگ 48٪ آسامی اور 52٪ بنگالی مسلمان شامل ہیں۔ خصوصی طور پر بنگالی اقلیت، غربت و جہالت میں ڈوبی ہوئی ہے۔ محنت مزدوری، کھیت کھلیان انکا پیشہ ہے وہ بڑے محنتی ہیں۔

آسام میں مسلمانوں کی مذہبی تعلیمی و سماجی صورت حال انتہائی ابتر ہے۔ حکومت قدیم دور سے ہی مدارس دینیہ چلاتی ہے، ہزاروں مدارس اور علماء ہیں، مذہبی و عربی تعلیمی نظام انتہائی گھٹیا اور نا قابل گفتار ہے۔ چند فلاحی و تعلیمی ادارے ہیں جو مخلصانہ کوشش میں لگے ہوئے ہیں اکثر مذہبی و سیاسی کرپشن کی وجہ سے آج مسلمانان آسام بد ترین زوال و بربادی کا شکار ہو رہے ہیں۔ غریب مسلمانوں کی زمام چند مذہبی ٹھیکہ داروں نے اپنے ہاتھ میں رکھ لی ہے۔ انہیں سیاسی مزدور کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے، مدرسہ یونین، مدرسہ ٹیچرس یونین، مدرسہ طلباء یونین، مسلم اسٹوڈنٹس یونین کا آدھا حصّہ اور دیگر ملّی فلاحی تنظیمیں ادارے سب کے سب حکومت کے ساتھ ہیں۔ آسام اسمبلی میں ہمیشہ 26 تا 35 مختلف سیاسی جماعتوں کے مسلم ایم یل ایز چن کر آتے ہیں۔

اصل بڑا مسئلہ ملک کے 'نامور تاجر، روحانی بابا، سیاسی قائد، مولانا بدر الدین اجمل' سے ہے، وہ جمیعتہ العلماء آسام کے صدر بھی ہیں اور انکا شمار چوٹی کے ملّی قائدین میں ہوتا ہے۔ سیاسی پارٹیوں کو ہمیشہ لاکھوں کروڑوں کے چندہ دیتے رہتے ہیں ہر چیف منسٹر سے انکے قریبی تعلقات ہوتے ہیں۔ انکی تعلیمی، فلاحی، سرگرمیاں بھی ہیں، گاؤں، گاؤں انکا جادوئی اثر ہے۔ ریاست میں انکی دولت سیاسی مذہبی طاقت کے سامنے کسی کا ٹکنا مشکل ہے۔ انکی سیاسی جماعت 'AIUDF' کے کبھی 18 یم یل ایز بھی رہ چکے ہیں۔ اب 13 یم یل ایز ہیں اور وہ خود ممبر آف پارلمینٹ منتخب ہوتے ہیں۔

آسام کے تمام بڑے، ارباب مجاز، انتظامیہ سیاسی و مذہبی حلقوں کا ماننا ہے کہ 'NRC ' کے مسئلہ کو برباد کرنے والوں میں اول ملزم بدر الدین اجمل کی پارٹی ہے جس نے نہ کبھی ڈھنگ سے حکومت سے اس معاملہ میں نمائندگی کی اور نہ ہی اسمبلی و پارلمینٹ میں دو ٹوک انداز سے اس پر بحث کرنے کی کوشش کی اور نہ ہی حکومت کی ' NRC ' کے معاملے میں کی جانے والی زیادتیوں و مظالم کے خلاف حکومت کو اسمبلی سے اپنے ایم ایل ایز کے استعفی کی دھمکی دی۔ گذشتہ پارلیمنٹ میں انکے 3 لوک سبھا یم پی تھے انکا ریکارڈ ہے کہ کبھی اس مسئلہ پر بحث کی اجازت تک نہیں چاہی ۔

سابق آئی اے یس ہر شمندر اور سابق 'DIG ' پولیس 'یوپی' مسٹر دارا پوری نے اپنی تحقیقاتی رپورٹ میں کھل کر لکھا کہ 'AIUDF ' کا کردار شروع ہی سے مشکوک ہے۔ یہ صرف بناوٹی طور پر کسی کے کہنے پر عدالت میں مجہول مقدمات دائر کرتے ہیں اور چند دن بعد واپس لیے لیتے ہیں۔ گوہاٹی بار اسوسی ایشن کے اکثر ارکان کی رائے بھی یہی ہے۔ قوت و وحدت اتحاد کو ہمیشہ اپنے مفادات حاصلہ کے لیےء توڑتے رہے۔ گوہاٹی ہائی کورٹ کے سینیر بزرگ وکیل عبد الرشید چودھری کا بھی ماننا ہے کہ اس کے علاوہ کئ سیکیولر ذہن رکھنے والے اسکالرس کی کتابوں میں دوٹوک الفاظ میں اس 'گودی قائد کے خلاف تنقیدیں شائع ہو چکی ہیں۔

جب کچھ مسلمان ان سے دوٹوک سوال کر رہے تھے کہ اتنے مظالم اور قانونی زیادتیوں کے باوجود آپ کیوں خاموش تماشائی بنے بیٹھے ہیں تو انکا جواب یہ ہوتا ہے کہ مجھے کاروبار سے فرصت نہیں ہے. یہ مولانا بھی گودی قیادت کا حصّہ ہیں۔ اب انکے بڑے رہنماء 'Godfather' کھل کر سامنے آچکے ہیں۔ 'امیت شاہ مسلسل کہہ رہے ہیں کہ ہم سارے ملک میں 'NRC ' لاگو کریں گے۔ 'NRC' کی تباہ کاریوں اور غریب عوام کو ہونے والی تکلیفوں اور پریشانیوں سے کون واقف نہیں ہے۔ ملک کے تمام ماہرین قانون، وسیاستدان، Parliamentarians ' اور انتظامیہ وعدلیہ کے ارباب مجاز کھل کر اسکی مخالفت میں آواز بلند کر رہے ہیں مسلمانان ہند تو اس سے زیادہ خائف ہیں کہ اسکی وجہ سے جو لامتناہی قانونی پیچیدگیوں کا فتح الباب ہو جائیگا اور پھر مسائل کا سدباب کرنا مشکل ہو جائیگا۔ اسکا اندازہ ہم سب کو ہے۔

جمیعتہ کے 'گودی قائد بیانڈ باجہ ٹیم' کے سربراہوں نے ایک قرارداد کے ذریعہ حکومت سے یہ مطالبہ کر دیا کہ سارے ملک میں حکوت کو ' NRC ' کو لاگو کرنا چاہیےء۔ اسپر مسلمانان ہند کے درمیان سکتہ طاری ہو گیا۔ اور اہل علم و دانش سر پیٹنے لگے۔ 'RSS' کے اقدامات اور اعلانات اور بیانات میں اور 'مودی مولویوں' کے بیانات میں اچانک یکسانیت کیسے پیدا ہو گئ۔ علوم شرعیہ عالیہ حاصل کرنے والے ابرار کا آخر اشرار کے ساتھ یہ کیسے گٹھ جوڑ ہو گیا۔

ابھی بنگالی مسلمانان ہند و آسام 'NRC ' کے اذیت ناک و تکلیف دہ مراحل سے نکلنے بھی نہیں پائے تھے کہ مسلمانان ہند پر مزید آفت و قانونی مصائب کے پہاڑ توڑنے کا مطالبہ سوائے عقل سلیم کے دیوالیہ پن اور ملّت فروشی و بد دیانتی، کرپشن کی اعلی مثال کے اور کچھ نہیں ہے۔

کوئی پاگل انسان ہی ہو گا جو یہ کہے گا کہ ہمارے بستی والوں پر آؤ قتل و فساد کے فوجداری مقدمات دائر کرو پھر تمہیں ثابت کر کے بتائیں گے کہ ہم معصوم ہیں کتوں کو کہنا کہ آؤ کاٹو اور پھر کامیاب علاج کے پیشکش کرنا سراسر امت اسلامیہ ہند کے خلاف ایک گھناؤنے شرمسار طویل کھلی سازش کا پنجہ ہے۔ بعض تو سشیل میڈیا پر گودی مولویوں کے ایسے پوسٹنگ پکڑے گئے جو مودی اور ' NRC ' کی تائید میں تھے جسے 'بی جے پی' I.T. ' سیل کی حمایت سے یا با ضابطہ طور پر ذمّہ داروں کے ناموں کے ساتھ پوسٹ کیا جارتا رہا اسطرح کے گھناؤنے قسم کے بدترین کھیل امّت کے ساتھ آخر کیوں کھیلے جارہے ہیں۔ امت کو اسطرح کے بکوّ ضمیر و ملّت فروش گودی قیادت کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ تو مسلمانوں کی بری طرح ہر ہار پر نت نئے خوشی کے شادمانیوں کے بیانڈ باجے بجاتے رہیں گے۔ جمیعتہ کے کئ سینیر کارکنان و ذمّہ داروں کے استعفوں کا سلسلہ جاری ہے 20 کروڑ مسلمانوں کی اسطرح، اہانت و ذلّت اور ظالم طاقتوں کے ہاتھوں کھلواڑ کو مسلمانان ہند ہر گز برداشت نہیں کرینگے، اور مستقبل قریب میں امت انہیں تاریخی سبق سکھائے گی۔

' NRC' کے معاملہ میں ان 'مودی مولویوں' کی ڈھٹائی کا عالم یہ ہیکہ سوشیل میڈیا پر مسلسل لغو بیانات دے کر یہ باور کرواتے رہے کہ بنگالیوں کے مسائل حل ہوگئے۔ صرف چند بنگالی مسلمانوں کے نام خارج ہوئے ہیں وہ بھی ہم عنقریب شامل کردادیں گے۔

مودی مولویوں اور گودی قیادت کا نعرہ اور اسم اعظم ہے۔

کی موہن بھاگوت جی سے وفاء تونے تو ہم تیرے ہیں

یہ امّت چیز ہے کیا شہرت، دولت، سیاست سب ہمارے ہیں

خنتم شد

بشکریہ روزنامہ اعتماد 22/09/2019 حیدرآباد، مصنف کے آرٹیکل ملک کے 20 سے زیادہ اخبارات میں ہر ہفتہ شائع ہوتے رہتے ہیں

NPA DOC NO 0026

DATE OF PUBLICATION 22/09/2019

Total Number of words: 1986